پرچہ اردو

نام سعدیہ اسحاق

سوال نمبر 3:

جملوں کی درستگی

1- وہ کب شاہراہ آنے کا منتظر ہے۔

2- دہی کڑوا ہے۔

3- نہ کھانا ہی کھایا نہ پانی ہی پیا

4- اس کے دستخط اچھے ہیں۔

5- طلباء سے کہو کہ وہ وقت کی پابندی کریں۔

6- یہ بڑھیا بڑی چالاک ہے۔

7- حقیقت میں وہ سچا ہے۔

8- نکتہ چینی مت کرو

9- وہ بہت ہوش مند ہے۔

10- دشمن نے اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

سوال نمبر 4:

محاورات کو جملوں میں استعمال کریں

(1) ناک کٹنا

علی نے میٹرک کے امتحانات میں فیل ہو کر گھر والوں کی ناک کٹوا دی

(ھ) پھولے نہ سمانا

ماسٹر میں چاندی کا تمغہ حاصل کرنے کے بعد علی پھولے نہ سما رہا تھا۔

(ب) سینہ سپر ہونا

ہماری فوج میدان جنگ میں سینہ سپر ہو کر لڑی اور انڈیا کے دانت کھٹے کر دیئے

(ز) بغلیں جھانکنا

دفتر میں علی چوری کرتا پکڑا گیا تو وہ بغلیں جھانکنے لگا۔

(الف) سانچ کو آنچ نہیں

ہمیں زندگی میں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ چاہے اس راستے میں ہماری جان چلی جائے کیونکہ سانچ کو آنچ نہیں ہوتی۔

(ج) گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

جب گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے تو اس کا نقصان سارے گھر والوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 5:

اشعار کی تشریح

(الف) کوئی میرے دل سے پوچھے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

شاعر کا نام:

مرزا غالب

تشریح:-

شاعر کہہ رہے ہیں کہ میرے دل سے ان آدھے چلے تیر کا پوچھوں جو جگر میں اُتار رہی ہیں اس کی خلش کیا ہوتی ہے۔

شاعر کہتے ہیں ان کی ہمیشہ خواہش تھی ان کا دل یہ چاہتا تھا ہے ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آدھے چلے نہ رہتے یہ محبوب کی آنکھوں سے ہوتے اس کے دل تک جائے اور میرے محبوب کو محسوس ہوتا کہ میں اس سے کتنی زیادہ محبت کرتا ہوں لیکن میرے محبوب کی لاپرواہی اور بے اعتنائی کی وجہ سے میرے دل کی یہ بات پوری نہیں ہو سکی میرے جذبات اور محبت کی شدت ثبوت تک نہ

چاہ نہ سکی۔ شاعر اپنی محبت کی پھر داد چاہتا ہے وہ
چاہتا ہے اس کا محبوب اس کا ساتھ دے لیکن یہ
محبوب دل میں خلا بن کر رہ گیا۔

ے سوزِ یار فراق میں مرنا نہیں کمال
ہم کہ ہجر یار میں جینا کمال ہے

شاعر کہتا ہے میرے محبوب کا اس طرح مجھے رد کرنا میری طرف توجہ نہ دینا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ لیکن یہ درد بھی میرے لیے انعام کی طرح ہے جو مجھے میری محبت کے بدلے مل رہا ہے۔

ے کاغذ کا قلم نہ ہوتے زیر و زبر نہ ہوتے
دریا کے اس طرح وہ دریا کی اس طرف ہم ہوتے

(ب)

ے جن پر ہیں ان کے گمان کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیان کیسے کیسے

شاعر کا نام:

حیدر علی آتش

تشریح

شاعر کہہ رہے ہیں اس کے محبوب کی زبان پر کیسے کیسے خیالات آ رہے ہیں جو ہمیشہ چپ رہتا تھا کوئی

بات نہیں کرتا تھا۔
شاعر آتش اس شعر میں اپنے محبوب کے بولنے پر پر حیران ہو رہے ہیں کہ وہ محبوب جو ہمیشہ چپ رہتا تھا اس سے بات کرتا نہیں چاہتا تھا آج وہ میرے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہے۔ عاشق ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ اس محبوب اس سے باتیں کرے۔ اس کے بارے میں وہ کیا سوچتا ہے۔ محبوب کے الفاظ کی جو شاعر کے لئے محبوب کے ہونٹوں سے ادا ہوتی ہے بہت اہمیت ہے۔ شاعر کا اپنے محبوب سے اتنا لگاؤ ہے وہ جب چپ بھی رہے تو اس کی اس چپ کو بھی اپنی شاعری کا موضوع بنا لیتا ہے۔

ج: آؤ حب کی زبان میں بات کرتے ہیں۔
لفظ مطلب لگاڑ دیتے ہیں۔

۵) لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

س: شاعر کا نام:
میر تقی میر

تشریح:

اس دنیا میں سانس لیتے بھی احتیاط سے کام لینا چاہیے بالکل ویسے جیسے شیشہ بنانے والا شیشہ بناتے میں لیتا ہے۔

شاعر اس شعر میں کہتے دنیا کے معاملات میں ہمیں بہت احتیاط اور خیال سے چلنا چاہیے تاکہ کسی کو ہمارے الفاظ اور عمل سے تکلیف نہ پہنچے۔ کسی کا دل توڑنا نہیں چاہیے کیونکہ دل بھی شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے۔ جیسے شیشہ بنانے والے اس کو بناتے کا عمل بہت دھیان سے کرتا کہ اس میں کوئی بگاڑ نہ ہو کہیں سے خرابی نہ ہو۔ ہم انسانوں کو بھی دنیا میں ایک دوسرے کا خیال کرنا چاہیے شفقت اور محبت سے پیش آنا چاہیے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ عبادت کے لئے کم نہ تھے کروبیاں

زندگی میں اپنے والدین، رشتہ داروں دوست احباب کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا چاہیے ہے کسی کو اپنی ضرورت ہے اس کے کام آنا چاہیے اس کے ساتھ ایسا رویہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا دل دکھے اس کی دل آزاری ہو۔ جو رشتہ ہمارے پاس ہیں ان کی قدر کرنی چاہیے۔

سوال نمبر 2:

عنوان:

برصغیر میں مختلف اقوام اور زبانیں

تخلیص:

دہلی ہندوؤں کے راجہ کے ماننے والوں کا
پرانا شہر ہے یہاں مختلف زبانیں بولی جاتی تھیں جس کی وجہ سے
برصغیر میں آنے والے مسلمانوں کو روزمرہ کے معاملات میں
مشکل ہوتی۔ پہلے ان کو اس سے اختلاف تھا لیکن مختلف مسلمان
بادشاہوں کے آنے سے یہ فرق ختم ہو گیا اکبر بادشاہ کے دور میں
علم عام ہوا تو لوگ فارسی زبان ہی استعمال کرتے تھے۔

سوال نمبر 1: (الف)

پاکستان میں سیاحت کا فروغ

سیاحت، تفریح، اطمینان و سکون، ذہنی اور جمالیاتی
حس کی تسکین کے لئے سفر کرنے کا نام سیاحت
ہے۔ سیاحت سے نہ صرف قدرت کے خوبصورت
شاہکار دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ یہ کسی ملک
کی معیشت میں بھی اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ ورلڈ۔
آرگنائزیشن کے مطابق 34 ممالک کی آمدن

Scanned with CamScanner

کا ذریعہ سیاحت بھی ہے۔ لیکن قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود پاکستان ا ذریعہ آمدن میں ان تمام ممالک سے پیچھے ہے جو کہ حکومت پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

دنیا میں بہت سارے ممالک ایسے ہیں جو سیاحوں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے مصنوعی سیاحتی مقامات تعمیر کرتے ہیں۔ لیکن پاکستان کو اللہ نے قدرتی حسن عطا کیا ہے جہاں خوبصورت وادیاں، بلند و بالا پہاڑ، بہتے دریا اور لہلہاتے کھیت ہیں۔ پاکستان میں تاریخی، مذہبی، ماحولیاتی، ایڈونچر غرض ہر قسم کی سیاحت پائی جاتی ہے۔

پاکستان میں سوات کا علاقہ دنیا کا خوبصورت ترین علاقہ ہے اس کے ایبٹ آباد، نتھیا گلی، ناران، کاغان جھیل سیف الملوک، بابوسر ٹاپ، ہنزہ ویلی اور چترال کے علاقے خاص کر کیلاش ویلی قابل دید ہیں۔ کیلاش ویلی کے لوگ بہت خوبصورت ہیں۔ ان علاقوں میں سیاحت کے لئے جا کر جو سکون اور اطمینان محسوس ہوتا ہے اس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

نہ تو آسماں کے لئے ہے نہ تو زمیں کے لئے ہے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

پاکستان میں کے ٹو، قراقرم، نانگا پربت، گلگت سکردو پہاڑ اور ان کے پہاڑی سلسلے آنکھوں

کو ٹھنڈک کی دیتے ہیں وادی کشمیر جیسے جنت کی نظیر بھی کہا جاتا ہے اس کی خوبصورتی قابل ستائش ہے عقل جو اس کے بنانے والے کی کارگردگی پر دھنگ رہ جاتی ہے۔ ایسی دلکش وادیاں اور نظارے سیاحوں کو خود بخود اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ پاکستان میں مذہبی اور تاریخی سیاحت کے وسیع واقع موجود ہے یہاں ہڑپہ اور ٹیکسلا کے تہذیبوں کے آثار ملتے ہیں۔ جس سے ان کی رہن سہن ان کی طرز زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ ٹیکسلا اور وادی سوات میں بدھ مت مذہب کے ماننے والوں کی عبادت گاہیں ہے۔ یہاں ہندوؤں اور سکھ مذہب کے ماننے والوں کے مندر اور عبادت گاہیں پنجاب سندھ میں موجود ہیں جس میں بابا گرونانک کا گوردوار اور کرتاس پور میں کٹاس راس کا مندر قابل ذکر ہیں۔ ان مذہب سے تعلق رکھنے والے سیاح بڑی تعداد میں یہاں آتے ہیں۔

ہر طرح کی سیاحت کے مواقع ہونے کے باوجود ہماری سیاحت کا حال برا ہے۔ سیاحتی مقامات کو جانے والے روڈ خستہ حال ہیں۔ کچھ علاقے خوبصورتی سے مالامال ہیں لیکن وہاں تک جانے کے لئے مناسب و ناقص انتظامات ہیں۔ کچھ سیاحتی مقامات محفوظ نہیں ہے سیکورٹی کے مسائل ہونے کی وجہ سے لوگ ان مقامات پر نہیں جا پاتے۔ مقامی لوگوں سے کو کا سیاحت کے لئے آنے والے ملکی و غیر ملکی سیاحوں کے ساتھ تعاون نہیں اور اچھا رویہ نہیں ہوتا۔

12

عالمی سطح پر سیاحت کو فروغ دینے کے لئے حکومت کو مناسب اقدامات کرنے چاہیے۔ اس سلسلے پاکستان ٹورزم اور ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو فعال بنانا چاہیے۔ انفرا سٹرکچر کو بہتر بنایا جائے۔ جدید اور نئے روڈ تعمیر کئے جائیں۔ سیکیورٹی کے بہترین انتظامات کئے جائیں جو یہاں آنے والوں سیاحوں کو امن کا پیغام دیں۔ سیاحوں کو بہترین اور مناسب قیمتوں پر ہوٹل دئے جائیں مقامی لوگوں کو باہر سے آنے والوں سے اچھا برتاؤ اور رویہ رکھنا چاہیے جس سے ان کا ان کے علاقے کا لوگوں کو اچھا تاثر ملے گا۔ میڈیا یا اشتہارات کے ذریعے ملک کے خوبصورت علاقوں کو دکھائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ سیاحت کی غرض سے پاکستان سفر کریں

حرف آخر یہ ہے۔ سیاحت کے فروغ سے نہ صرف بین الاقوامی طور پر ہمارا امیج بہتر ہوگا بلکہ یہ بڑی مقدار میں ملکی آمدنی میں اضافے کا باعث بھی ہوگا۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 6:

تیزی سے بدلتی دنیا میں ہم اپنی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے ملک کی قسمت تبدیل کر سکتے ہیں۔ جو کہ ملک کے ترقیاتی پروگرام کو ابھارنے کا راستہ ہے۔ تیزی سے ٹیکنالوجی میں نئی جدت، قدرتی وسائل اور اس کے عوامل پر انحصار کم کر دیا ہے۔ انسان اپنے کام کو مشین کا استعمال کرتے ہوئے درست طریقے سے سر انجام دے رہا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی میں جدت نے پوری دنیا میں سائنس کو ترقی دی۔

Scanned with CamScanner